حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام

با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

نظارۂ وحدت

یعنی

ویدانت

المؤلف

بالا پرشاد سپرنٹنڈنٹ لچھمن پرشاد صاحب مرحوم مختار انجمن اتحاد باہمی

شاخ عام دفتر صدر محاسب سرکار عالی

حیدرآباد دکن

۱۴

در مطبع امر بانی پریس واقع حسینی علم زیور طبع شد

۱

دیباچہ

مین اپنے مُرشد دگروؤں کے قدمون کو بار بار بوسہ دیکر عرض کرتا ہون کہ جس کے میرے دل مین بسنے سے میرا دل باغ باغ ہوتا ہے۔ یہ قدم کیسے ہین۔ جیسے جواہرات جس میں جوہریوں کے دل لگے ہوئے ہیں۔ جس کے تصور کرنے سے روشن ضمیری پیدا ہوتی ہے۔ اور دنیوی محبت کو کیسے دور کرنیوالے ہین جیسے سورج (آفتاب) کے نکلنے سے اندھیرا دور ہوتا ہے۔ جس سے ذات کا گیان ہوتا ہے۔ ویسا ہی اس کتاب کو جو پڑھکر عمل کرینگے۔ ان کی دلی کدورتیں دور ہونگی۔ اور صفائی قلب حاصل ہوگی۔ اور زندگی میں زندگی کا مزہ لینگے۔ اور اُن حضرات کی خدمت میں قدمبوسی عرض کرتا ہون جنکو یکسوئی نصیب ہے جنکو نفع اور نقصان برابر ہے اور ان سے یہ التجا کرتا ہون کہ مجھے عشق حقیقی ہونے کے لئے دعا فرمائینگے۔ اور اُن اصحاب کی خدمت میں بھی بندگی عرض ہے جو کسی کو اچھے راستہ گذرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ اور جو بلا کسی وجہ کے نقصان کے درپے ہوا کرتے ہیں اچھی اچھا ہی دیکھا کرتے ہیں۔ اور بُرے بُرا ہی۔ سادھو لوگ (عارف لوگ) دودھ کو اور سیندھور ہی سیندھی کو۔ چڑا اور جان ہر تمام بھلائی اور بُرائی شامل کر کے بتائے گئے ہین۔ اسی طرح مجھ ناچیز کو سمجھکر سادھو لوگ (عارف لوگ) لفظی نکات کو چھوڑ کر اصلی مضمون کو غور فرمائینگے۔ میں تمام کائنات کو اس ایک واحد لاشریک میں جانکر قدمبوس ہوتا ہوں مجھے عشق حقیقی ہونے اور اس کے

ملاحظہ فرمانے والے حضرات کو فیض ہونے کے لئے دعا فرمائینگے جس وقت میری عمر ۱۲ سال کی تھی والدین کا سایہ میرے سر سے اٹھہ گیا میراث والدین میں والد کے کتب خانہ میں ایک قلمی کتاب جس کا ذکر ہے ملی۔ اس کو دیکھکر میرا دل باغ باغ ہوا اور اسی شوق کے بدولت مجھے یہ کتاب ازبر ہوگئی۔ یکدفعہ حضرت سید قادر شاہ بیابانی جو حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی رح کے خاندان سے اور ملتان کے رہنے والے تھے ملنے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت کے کریم و رحم سے حضرت کی صحبت سے فیض پاتا رہا۔ ایک روز یہ کتاب جو مجھے ازبر تھی حضرت قبلہ کو سنائی حضرت نے سنکر مجھے یہ ارشاد فرمایا کہ اس میں رمزیں ہیں اگر اسے پڑہکر سوچ سمجھہ کر اس پہ عمل کرے تو کامل بنا دیگی۔ اس لئے تو اسے روزانہ ضرور پڑہ اور جب میرے پاس حاضر ہو اس کو ضرور پڑہ کیونکہ جس خیال کو تو ہمیشہ رکہیگا۔ ایک روز اس خیال میں ضرور رنگ جائے گا۔ بموجب ارشاد حضرت قبلہ جب کبھی میں جاتا بموجب فرمان آنحضرت ضرور پڑہتا۔ حضرت کی زیارت کے لئے بہت معتقدین آیا کرتے تھے جب کبھی اس کتاب کو پڑہتے ہوئے مجھے دیکھتے فرمایا کرتے کہ یہ کس کی تصنیف ہے میں جواب دیتا کہ یہ میرے والد کے کتب خانہ سے مجھکو ملی ہے۔ اور اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مصنف رام سہائے نامی ایک وہاتما کی ہے۔ اکثر اصحاب کو اس کتاب کے دیکھنے کا شوق ہوا۔ اور فرمائشیں کیں کہ اس کی ایک ایک کاپی نقل کر کے دو۔ بوجہ عدیم الفرصتی میں فرمائشوں کی تکمیل نہ کر سکا۔ اس لئے حضرات کی فرمائشات سے مجبور ہو کر اپنے کئے ہوئے سلیس ترجمہ سے اس کتاب کا نام نظارۂ وحدت رکہکر شایع کیا میرے پیارے مطالعہ فرمانے والے برادرین سے توقع ہے کہ میری نا سمجھی سے کوئی غلطی ہو تو معاف فرمائینگے۔

بالا پرشاد صاحب اکثر انجابا ہی شاخ عام
دفتر صدر محاسب سرکار عالی

۷۸۶

اوم

الف

مطلع اول

وہ الف الہی ایک ہے جی ہو سب کا آپ ہی سما رہا۔ وہی بولتا ہے وہی ڈولتا ہے وہی سنتا ہے وہی گا رہا
نہیں اور کسی سے کہتا ہوں میں اپنا دل سمجھا رہا۔ گرو عشق اشارہ شاہد لے واحد میں رام سما رہا

مطلب خیز ترجمہ

اے من دل! جیسا کہ الف مسئلہ وحدت الوجود کو اپنی تنہا ہستی سے ثابت کر رہا ہے۔ ویسا ہی ذات وحدہٗ لاشریک کسی قسم سے آپ ہی بسر رہا ہے - کہنے والا اور چلنے والا اور سننے والا اور گانے والا وہی ہے کسی اور سے کہنا نہیں ہے۔ صرف میں اپنے دل کو سمجھا رہا ہوں کہ اپنے مرشد گرو کے بتلائے ہوئے اشارہ کو کام میں لا اور ہر جگہ اس خدائے واحد کو دیکھ۔

مطلع دوم

وہ الف الہی ایک ہی جسے شیخ و برہمن جپتا ہے۔ کوئی مالا تسبیح جپتا ہے کوئی بانگ سے گن گاتا ہے
کوئی جاپ من یا مراقبہ میں کوئی من سمادھی لگاتا ہے۔ ہر حال میں رام سمائے وہی ایک رام پر دو رسا یا

مطلب خیز ترجمہ

الف جیسے وحدانیت کی دلیل اپنی ذات سے دے رہا ہے ویسا ہی شیخ و برہمن اپنی اپنی زبانوں میں اسی خدائے واحد کا ذکر کرتے ہیں۔ کوئی مالا کہتے ہیں اور کوئی تسبیح۔ اسیطرح بعض ان دیگر اس ذات وحدہٗ لاشریک کی تعریف

کرتے ہیں بعض اپنے دل کو دنیوی خیالات سے ہٹا کر مراقبہ کرتے ہیں جیسے
اہل ہند مَن سادہ کہا کرتے ہیں۔ ہر حالت میں اسے رام سہائے اسی ایک
خدائے واحد (رام) کا ظہور ہوتا ہے۔

مطلع سوم

وہ الف الہی ایک جی جن ٹیک ہرا دی پار پڑا۔ کس کمر کلیجہ ہاتھ لیا میدان عشق میں آن اڑا
ہی بھید سمجھ کر سولی پر منصور بھی سور بجائے چڑھا۔ حد بید رام سہائے نہیں حد میں نہیں نشان گڑا
مطلب خیز ترجمہ۔

الف جیسے اپنی وحدانیت کا ثبوت اپنی ذات سے دے رہا ہے ویسا ہی
جس نے یقین کامل سے کام لیا اور مرتبہ حق الیقین سے واقف ہو کر ثابت قدم
ہوا اس کا بھلا ہوا (کمر کو مضبوط باندھ کر اور کلیجہ کو ہاتھ میں لے کر عشق حقیقی کے میدان
آن اڑا) اس راز کو جان کر سولی پر منصور نقارہ بجاتے ہوئے چڑھا۔ گو یہ جسم
فانی تھا چلا گیا لیکن عاشق صادق کا نام باقی رہا۔

مطلع چہارم

وہ الف الہی ایک جی چاہے کہے چاہے رام کہو۔ چاہے کعبہ اور مسجد کہو چاہے ٹھاکر دوارہ دھام کہو
چاہے کہو کٹورہ امرت کا چاہے کوثر کا جام کہو۔ تم رام سہائے ہٹائے دوئی منت ہو کر نام کہو
مطلب خیز ترجمہ۔

الف جیسے اپنے وحدانیت کی دلیل اپنی ذات سے دے رہا ہے ویسا ہی
ایک ذات پاک نے کئی نام سے اس گلستان چمن کو درخشان کر رہا ہے۔
جسکو مختلف مذہب والے کئی نام سے یاد کرتے ہیں۔

اہل ہند	اہل عرب
رام	رب
ٹھاکر دوارہ	مسجد
دہام	کعبہ
کٹورہ امرت	جام کوثر

جیسے اوپر بتلائی ہوئی مثالوں سے نام مختلف اور نتیجہ ایک نکل رہا ہے ویسا ہی اے من (دل) تو دوئی کے خیال کو چھوڑ اور اپنے مرشد (گرو) کے بتلائے ہوئے نام (خدا) کا ذکر کر۔

مطلع پنجم

وہ الف الہی پاک ذات آنند برہم ابناشی ہے۔ بھرپور خلاصہ تو نہیں کچھ اور سبھی کے پاس ہے
نہیں اونچا نیچا کم زیادہ جیو نکا تیوں گھٹ باسی ہے۔ تم رام سہائے نہ جاؤ کہیں بھی کیا کعبہ کا کاشی ہے

مطلب خیز ترجمہ

الف اپنی ذات کو بغیر کسی مدد کے اپنے آپ ثابت کر رہا ہے۔ اسی طرح ذات پاک (پرمیشور) جو لاموت ہے۔ ہر جگہ اپنے نور سے سبھوں کے نزدیک ہے کسی جگہ کم یا زیادہ نہیں ہے۔ ہر قالب میں یکساں سمایا ہوا ہے۔ اسلئے اس ذات حقیقی کو پانے کیلئے کعبہ یا کاشی کو جانے کی ضرورت نہیں ہے اس قالب میں جو نفسانی خواہشات ہیں اس کو روک دیا جائے تو اسی جسم میں اس ذات واحد کا ظہور ہوگا

ب

برکت بارتعالے کے قدرت کا سامان ہوا۔ ابی گت سے آتش آب و ہوا تیکش زمین آسمان ہوا
بھیت بھوت صورت رنگ گنینے ہر ایک نیا نام و نشان ہوا۔ پہچان لے رام سہائے اُسے جگ جسم ہوا و جان ہو

مطلب خیز ترجمہ۔

اللہ کی ذات (قدرت) سے تمام سامان ہوئے۔ نور سے آگ اور ہوا اور زمین اور آسمان اور پانی کئی قسم کی صورت میں کئی قسم کے رنگ ظاہر ہوئے اور ہر ایک کا نام جدا جدا رکھا گیا۔ اے رام سہائے تو اُسے پہچان جو جسم سے جدا ہے اور نہ جان سے علیحدہ۔

ت

ترکش میں جیون تیر بھرے تیوں تن میں سانس شمار کیجئے۔ اسے خالی چھوڑنا خوب نہیں سنج نام نشان تاک لیجئے
اس دم ہی کا سب مدمہ دم ٹوٹے دینہ مواز چھیجئے۔ تاتے رام سہائے اپنا سے ہی دل پاک ایں دم کو دیکھ لیجئے

مطلب خیز ترجمہ۔

کمان میں تیر جیسے گنی ہوئی مقداریں ہیں۔ اسی طرح اس جسم مین سانس بھری ہوئی ہے۔ اسے بیکار لینا درست نہیں ہے۔ بلکہ اپنی بنیاد کو جان لینا چاہیئے اس دم کا سب نظارہ ہے اور دم جانے کے بعد اس جسم کو اپنے مذہبی رسوم کے موافق گاڑتے یا جلاتے ہیں۔ اس لئے اے رام سہائے تو اس بات کی کوشش کر کہ اس جسمانی دیگ میں تو اپنے دم والا سانس کو روک۔

ث

ثابت ستو کھیل سانچا سبھاؤ بھرپور و نکا ۔ سر بیچ کے مرنے کو ڈرنا یہ کام خاص ادہوردنکا
بے عشق عبادت تپ کرنا دن بھرنا کام مزدوردنکا ۔ شاکر رہو رام سہائے سدا مضبوط منا متھو رنکا
مطلب خیز ترجمہ ۔

ثابت قدم ہونا ۔ اور صبر کرنا ۔ اور سچ کہنا ۔ یہ فعل کاملوں کا ہے ۔ سر بیچ کر مرنے کو ڈرنا یہ ادہوروں کا کام ہے ۔ بغیر عشق حقیقی کے عبادت کرنا ۔ وریاضت کرنا مزدوروں کا کام ہے ۔ یقین کامل رکھو اور اختیار کرو منصور سے صاحب کمال والوں کا راستہ
(طریقہ)

ج

جاگ جاگ ارے جاہل بیہوش پڑا کیا سوتا ہے۔ اس تن پنجر بیچ آن پھنسا تو کس جنگل کا طوطا ہے
جواب کے اوسر چوک گیا سر پیٹ سدا تو روتا ہے۔ تو رام سہائے ستگورو جپ کیوں عمر اکارت کھوتا ہے

مطلب خیز ترجمہ

اے جیو (جان)، جاگ جاگ۔ اے بیوقوف اتنا غافل کیوں ہو گیا ہے۔ اس جسمانی پنجرے میں جو تو آن پھنسا ہے۔ بتلا اس کے پیشتر کہاں رہتا تھا۔ اگر اس مرتبہ بھی غفلت کرے گا۔ سر پکڑ کر روتا رہے گا۔ اے رام سہائے مالک حقیقی کا نام لے کیوں عمر بیکار کھو رہا ہے۔

ح

حاضرہ اوس حاکم سے جسکے نگری تو رہتا ہے۔ اس جنم زمین کے بیچ میں کچھ باقی نہیں رکھتا ہے
روپوش ہوا اس خالق سے اوس گہبر کا گھر ڈہاتا ہے۔ جو سکھ رام تہہا سے اسو آوہ انت سکھ لیتا ہے

مطلب خیز ترجمہ

اوس حاکم کے پیشی میں حاضر رہ جس کے ملک میں تو بس رہا ہے اس
دنیا میں اب کچھ اور لینے دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ منہ چھپایا اس مالک
حقیقی سے۔ اس گھمنڈ نے کہ مٹی کے گھر کو اپنا گھر سمجھے۔ اسی کے سنوار
نے میں رات دن کوشش کرتا ہے۔ (دنیوی خیالات میں اتنا غرق
ہوا کہ بجز دنیوی خیالات کے کبھی عالم نجات کا خیال نہ ہوا) جو تو غور
کرے گا۔ اور اُس مالک حقیقی کے جانب اپنے دل کو رجوع کرے گا
تو ایسا آرام نصیب ہوگا جس کی ابتدا اور انتہا نہیں ہے۔
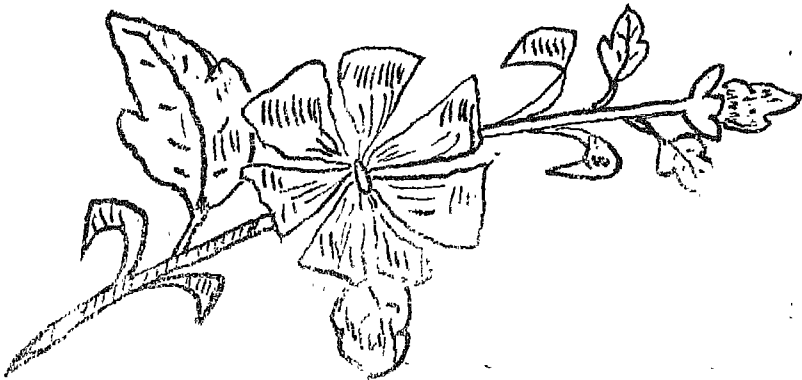
خ

خیر اسی میں جان ابیدل جو حالت میں خوشحال رہے گور گیان غریبی صفت شاہ نیا میں یہی چال رہے
نہیں سونا چاندی مال رہے نہیں ہیرا موتی لال رہے۔ تو رام سہائے بچار دیکھ وہی آد انت اکال رہے

مطلب خیز ترجمہ

بہتر وہ بات ہے جو اللہ (پرمیشور) کے پسند ہو۔ دنیوی کسی شئے کے بڑھ جانے سے غرور نہ کرنا چاہئے بلکہ یہ غور کرکے دیکھنا کہ کیسی کیسی طاقت کے رکھنے والے جن کی حکومت چرند وپرند پر تھی۔ وہ نہ رہے تو ہماری حقیقت کیا ہے۔ اسی طرح سونے چاندی۔ ہیرے اور حکومت کی حالت ہے۔ اے رام سہائے اگر غور کرے گا تو معلوم ہوگا ابتدا (پیدا ہوتے وقت) وانتہا (مرتے وقت) میں تو اکیلا ہی آیا اکیلا ہی جائے گا۔

د

دم آتا ہے اور جاتا ہے یہ تو تیرا پیغامی ہے۔ دو میر ملا ایک لحظ کو تجھے موجود مدامی ہے
اتنے پر بھی کچھ غفلت ہے تو آخر کو بدنامی ہے۔ تم رام سہائے چھپ گئے کہاں صاحب تو انترجامی ہے

مطلب خیز ترجمہ

سانس جو آتی جاتی ہے یہ تجھے ہمیشہ پیغام دیتی ہے کہ جو وقت گذر رہا ہے وہ پھر نہ آئے گا۔ اس پر بھی غفلت کرے گا۔ آخرکار بدنام ہوگا۔ اے رام سہائے تم چھپ گئے کہاں مالک حقیقی تو عالم الغیب ہے۔

ذ

ذکر کرو تو فکر چھٹے نہیں اک دن ظالم لوٹیگا۔ میدان موت میں یا رہیرا یہہ تن تنکا سا ٹوٹیگا
رد پوش ہوا اس خالق سے پھر کس کا ہو کر چھوٹیگا۔ سکھ پاؤگے رام ٹکے تہا تبھی جب جم کا بھانڈا پھوٹیگا

مطلب خیز ترجمہ

اس مالک حقیقی کا ذکر کرتا کہ تیری تمام فکریں دور ہو جائیں۔ جب تیری موت آئیگی۔ یہ شکل پتے کے ٹوٹے گا۔ خدا سے منہ چھپا کر عین موت کے وقت کس کا ہو کر چھوٹے گا۔ تجھے حقیقی آرام اس وقت نصیب ہوگا جب کہ دل سے دوئی کے خیالات دور ہوں گے۔

راہ چلوگے جدہر کی اودہر کو ہی ان جاؤگے۔ گر کام کروگے دوزخ کے تو بہشت کیونکر پاؤگے
اگر بیج ببول کے بوؤگے تب آم کیونکر کہاؤگے۔ انصاف ہے رام سہائے ایسا کیا تم پاؤگے

مطلب خیز ترجمہ

جس جانب کا راستہ اختیار کروگے اُسی جانب پہونچوگے۔ اگر دوزخ کے کام کروگے تو بہشت کیسے پاؤگے۔ اگر بیج ببول کے بوؤگے تو کہجور کیسے کہاؤگے۔ انصاف کی بات یہ ہے کہ رام سہائے تم اپنے کئے کے پہل پاؤگے۔

ز

زاری کر اُس باری سے جو معاف تیری تقصیر کرے۔ اوس پرمیشر کی ریت نہیں جو عاجز کو تعذیر کرے
ہے بندہ نواز غریبوں کا اور ظالم کو زنجیر کرے۔ شاکر رہے رام سہائے سدا جو چاہے سو گھمبیر کرے

مطلب خیز ترجمہ

التجا کر اُس اللہ سے جو تیرے گناہ معاف کرنے والا ہے۔ اس پروردگار عالم کی یہ خاصیت نہیں اپنے مسکین بندوں پر قہر کرے غریبوں کو نوازنے والا اور ظالموں کو سزا دینے والا ہے۔ اے رام سہائے تو ثابت قدم رہ جو چاہے خدا دیام کرے

س

سگا کوئی سنساری نہیں جسکو تو کہتا میرا ہے۔ فرزند پہانس جورو ٹھگنی گھر ٹھیارے کا ڈیرا ہے
توسوہ ماس میں مات رہا بے سمجھ گنہاٹ گھیرا ہے ہشیار ہو دلم ہانے ابہی اٹھہ لاگ سبیل سویرا ہے

مطلب تفسیر ترجمہ

دنیاوی رشتہ دار تیرے حقیقی رشتہ دار نہیں ہیں تو جسکو کہتا میرا ہے فرزند کی ایک
پہانسی ہے جب تجھے پڑی کہ رات دن تو انہی کے آرام کی کوشش کرنے لگا۔ اور
جورو جو ٹھگنی ہے وہ مثل ٹھگ کے تجھے اپنے ساز و سنگار و لاڑ چاؤ سے تیری
اصلی طاقت (ویریہ) لے لی۔ یہ تمام سامان کیسے ہیں مثل ٹھیارہ کے یعنی بھیارہ
نے کئی قسم کے لوازمہ تیار کیا لیکن اس سے فائدہ اٹھانے والے اور تھے یہ
بھیارہ تمام لوازمہ تیار کر کے بھی اس کے فائدہ سے محروم رہا۔ تو بیوقوف ہو کر
چمڑے پر ایسا عاشق ہوا کہ تیری عقل کہاں جاتی رہی خیر اب بھی سمجھہ نہ گیا
ہوشیار ہو جا اس لئے کہ ابھی صبح ہے (انسان کو اپنے ذات کا اللہ نے
اپنے کرم سے علم دیا ہے یہ بات اوروں کو نصیب نہیں ہے)

شوق تجھے شیو ملنے کا تو پیر کا پیالہ پی بھائی۔ کر دور تکبر خیال خودی تکلف تنہائی
یہ پریم کا نیم دوہلا ہے جہاں عقل چلنے نہ پائی۔ مرشد کی مہر محبت سے یہ رام سہائے سند پائی

مطلب خیز ترجمہ

تجھے اگر شوق ہے خدا سے ملنے کا تو پیر کا پیالہ پی (دوسروں کے درد کو اپنے درد سا سمجھ) اور دنیوی اشیاء کے بڑھنے سے جو تجھ میں غرور ہے یا اور کوئی وجہ سے اس کو چھوڑ اور دنیوی خیالات جو تجھ میں خودی کے ہیں۔ اس کو چھوڑ اور دنیوی نزاکت کو چھوڑ۔ اس محبت حقیقی کی عجیب حالت ہے جہاں پہ عقل اور چالاکی نہیں چلتی ہے۔ مرشد کامل کی مہربانی سے رام سہائے نے یہ سند پائی ہے۔
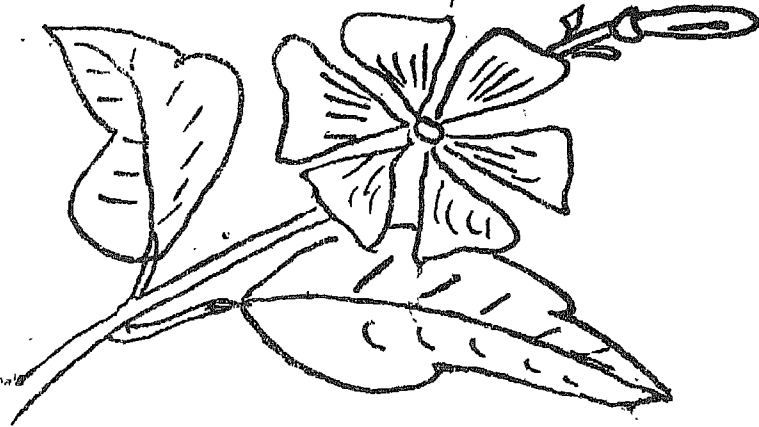
ص

صلح رہے جب سنگو رسے تب کام تیرا سب جاری ہے، تپ تیرتھ پوجا نیم دھرم ہر ایک وسیلہ بھاری ہے
پرتیت کرے سو ئی پار پڑے بہوڑ و جے بے اعتباری ہے، اب رام سہائے دیا سنگو رسے سانچی بات ہماری ہے

مطلب مختصر ترجمہ

تجھے اگر یکسوئی نصیب ہو خدا سے لو لگی رہے تو تیرے دینی اور دنیوی کام اچھی طرح چلیں۔ تپ کرنا (عبادت کرنا) تیرتھ (حج کرنا) پوجا (نماز پڑھنا) نیم (عادت) دھرم (خیرات) کرنا یہ ہر ایک وسیلہ بہت زبردست ہے اس پر جو یقین کرے وہی اس دنیوی جال سے نکلیگا جو اس پر یقین نہ کریگا وہ اسی جال میں پھنس کر اپنے آپ کو خراب کرے گا۔ اس وقت اے رام سہائے تو اس ذات پاک کی مہربانی سے سچ بات کہا ہے۔

نوٹ۔ عبادت و ریاضت حج۔ دتیرتھ و پوجا۔ خیرات وغیرہ یہ کام دل سے کدورتوں کے دور کرنے اور صفائی قلب کے لئے رواج دئے گئے ہیں۔
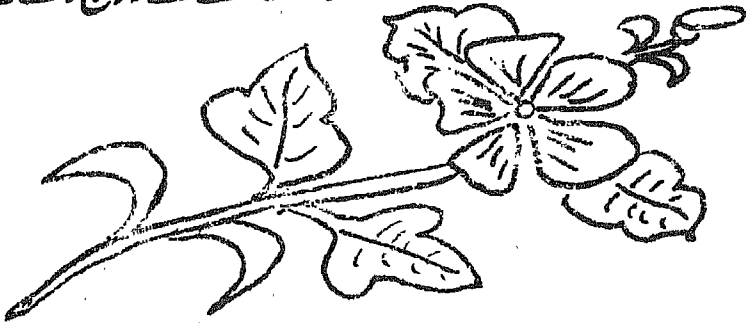
ض

ضبط کہاں اوسکے دل کو جس نے وحدت کا جام پیا شوق ہوا تو شرم کہاں توڑ ڈال گریبان چاک کیا
خوشحال خمار خیال چڑھا جگ جال سے پیر نکال لیا سب انگیں اکہی رنگ رچے سوئی رام سہاسند اسکھیا

مطلب خیز ترجمہ

ضبط اُن کے دل میں باقی نہ رہا جنہوں نے جام احدیت پیا انتو گیان ہوا)
جب شوق ہوا تو شرم نہ رہی تُور کو توچھوڑ دیا اس لئے کہ دوئی باقی نہ رہا اور گریبان
چاک کیا۔ (دوئی کے خیال کو چھوڑا۔) یہ خوش کرنے والا خیال جب ہوا تو دنیوی
جال سے پیر نکل گیا۔ تمام جسم میں ایک رنگ رچے (دوئی دور ہو کر یکسوئی
نصیب ہو) سوئی ہمیشہ اے رام سہائے خوش نصیب ہے ۔

ط

طیاری کر باندہ کمر اس تن تیرتھ کا میلا کر۔ گھٹ بھیتر گیان گرو تو چیت اپنے کو جیلا کر
غم شادی دکھ سکھ دنیا کے جو بیچ بپا دے سے جیلا کر۔ مرشد کی مہر سے رام مہلے بے ہم خلقت میں کھیلا کر

مطلب بھیتر ترجمہ

اے جیو (جان)، تو تیار ہو جا اور کمر بستہ ہو کر اپنے جسم کا جو تیرتھ ہے میلا کر عقل سمجھ میں مرشد ہے تو اپنے دل کو اس جانب دے اور دنیاوی غم اور شادی کو یکساں سمجھ کر اپنے مرشد (گرو) کے محبت سے دوئی کو دور کر کے دنیا گذار۔
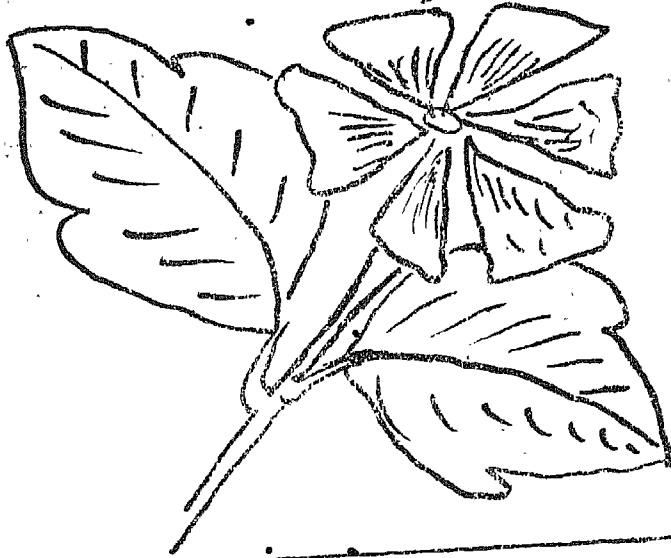
ظاہر شرع شریک ہو اور باطن کو مضبوط کرو۔ دل دور توڑ کر دنیا سے اوس حق سے مضبوط کرو
اس تن تسبیح میں دم دانا اور سرتی سمر کی بہتیہ سو کرو۔ تم رام سہائے گرو منتر جیو بن دم بسا نا بہت کرو

مطلب نثر ترجمہ

ظاہر میں شرع کی پابندی کرو اس لئے کہ سب کوئی اس عالم کو نہیں پہونچ سکتے۔ اگر پہونچ ہی گئے تو اس لئے ان کو پابندی کرنا ضرور ہے کہ چھوٹے جس راستے گذرتے ہیں چھوٹے بھی ان ہی کے ہم قدم ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اس مرتبہ کو یک لخت پہونچ نہیں سکتے بلکہ تن آسانی کے لئے جو صفائی قلب کے لئے رسوم رواج دئے گئے ہیں۔ ان کو چھوڑ دیتے ہیں اس سے بجائے فائدہ کے نقصان ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے شرع کی پابندی کرتے ہوئے۔ دنیوی خیالات سے دل کو ترک کر کے مالک حقیقی کے جانب لگو رجوع کراؤ۔ اس جسمانی تسبیح میں سانس جو مثال دانہ کے ہے اور تصور بجائے دھاگے کے ہے۔ اے رام سہائے گندہ خیال میں مت پھنسو۔ اور دوئی کے خیال کو شیطان سمجھکر چھوڑ دو اور اپنے پیارے مرشد کے بتلائے ہوئے نام کا ذکر کرو۔

ع

عشق نہیں گھر خالہ کا جو جھپ سے گھس جاؤ گے۔ بن پوچھے جانچے کھول کمر آگن میں کھاٹ بچھاؤ گے
سر کاٹ منی کے میدان میں مرشد کے ٹھوکر کھاؤ گے۔ جب یام سہائے مٹائے خودی محبوب محل تب پاؤ گے

مطلب خیز ترجمہ

عشق حقیقی کا ہونا گھر خالہ کا نہیں ہے جو جلد جا کر نرے سے بغیر پوچھے پلنگ بچھا کر آرام کروگے بلکہ اپنے سر کو تن سے جدا سمجھ کر اُس مالک حقیقی کے طرف اپنے دل کو رجوع کروگے تو خدا کے فضل سے کسی مرشد (گرو) کامل کی مہربانی سے خودی کو مٹا کر اُس اپنے پیارے محبوب محل کو پاؤ گے۔

غ

غور کیا کر بہتر اپن بھیدی بھید نہ پاوے گا۔ اور اس نگر کی عجب گل بن دیکھے کیسا جاویگا سر پاؤں سے تو الجھائے رہا بے سمجھ کون سمجھاویگا۔ تو رام بھلے بنا مرشد کیسے پانی میں بہت اٹھا دیگا

مطلب خیز تر

تو کتنا بھی کیوں نہ غور کرے لیکن بغیر رازداں کے بھید نہ پاسکیگا۔ اس ہمیشہ رہنے والے ملک کی عجیب گلی ہے اس میں بغیر دیکھے کیسا جاوے گا۔ سر پاؤں میں بہت بڑا فرق ہے۔ اسی طرح بغیر سمجھے اور بغیر کسی کے بتلائے اس راستہ سے کیسے گذرے گا۔ جب تجھے پانی کا ہی علم نہیں ہے تو اپنے کپڑے بغیر کسی کے بتلائے تو کیسے اٹھا سکے گا۔

ف

فرصت کا ہے وقت یہی اُدھم ہیٹھو اپنا کام کرو۔ اس من منزل کو طے کرکے پھر کہول کر آرام کرو
عاشق تو نام دھر چکے اس نام کو مت بدنام کرو۔ تم رام سہائے گن نام جپو مت اور خیال خام کرو

مطلب خیز تر

فرصت کا وقت یہی ہے بیدار ہو کر اپنے فرائض کو انجام دو۔ اس من کی منزل کو طے کر کے (یکسو ہو کر) آرام کرو۔ عاشق جو تم اپنا نام رکھ چکے ہو براہ کرم اسے مت بدنام ہونے دو۔ اے رام سہائے اس ذات پاک کی یاد کرو۔ اور کسی طرح کے جھوٹے خیالات جو ہمیشہ قائم نہیں رہنے والے ہیں انہیں مت آنے دو۔

ق

قول کیا تھا کیا تم نے جو تم کو کام کرنا تھا۔ کیوں بیٹھیں پٹہ لکھدیا جو دام درم نہیں تھا
پھر کفنی کا بیکو پہیری جو جیوت ہی نہیں مرنا تھا۔ سب چھوڑ کے رام سہارے سمجھے اب ہیاں دا ہیں کا دیم

ترجمہ
مطلب خیز ترجمہ

توجب ماں کے پیٹ میں الٹا لٹکا ہوا تھا اس وقت کیا کہا کہ اے خدا تجھے
یاد ہے یا نہیں یہ کہا کرتا تھا کہ یا الہی تو مجھے اس زندان سے رہا کر میں تیری
ہی یاد میں مصروف رہونگا۔ برخلاف اس کے جب تو رہا ہوا اور دنیا کی ہوا لگی
دنیاوی خیالات میں رہ گیا۔ اور اپنے وعدہ کو بھول گیا۔ خیر اس پر بھی خاموش
نہ رہا۔ بلکہ اوروں کی نظر میں اپنی قدر ہونے کے لئے بھیس فقیری کا بنایا۔ پہلے
کے تمسک کی بھرپائی ہونے نہ پائی۔ دوسرا تمسک لکھدیا۔ خیر اب بھی جیسا نام
رکھا ہے ویسے کام کر نہیں تو ایسی زندگی سے موت بہتر ہے۔

ک

کر کر مشغل شب و روز یہی دل اندر عشق الہی کا ۔ ایمان مسلم مولا تے مذہب چھوڑ دے گمراہی کا
اس کہوت نبا جیت سچ بود جیت پڑ پائی کا ۔ سکھ پا آرام ہمیشہ دکھ ہٹیو آواجائی کا

مطلب خیز ترجمہ

اے جیو (جان) تو حسب وعدہ سابقہ روز و رکھ عشق الہی کا ۔ ایمان کی بات یہ ہے صرف اللہ ہی اللہ ہے جیسے لا الٰہ الا اللہ ۔ نہیں ہے کوئی سوائے اللہ کے خدا ایسی شریک پیدا کرنے کافر کہتے ہیں وہ خود بھٹکے ہوئے ہیں اور اوروں کو بھی گمراہ کرنا چاہتے ہیں ۔ ان کے مذہب کو چھوڑ دو اور اس گمراہوں کے مذہب میں قدم نہ رکھو ہمیشہ آرام سے اپنے محبت کو سمیٹ دو (جو تیرے دل میں خیالات کے منتشر ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے) اور یہ اعتقاد اہل ہند جنم لینے کے دکھ سے چھوٹ جو تجھے بار بار اپنے ارادوں کی وجہ سے لینا پڑتا ہے ۔

ک
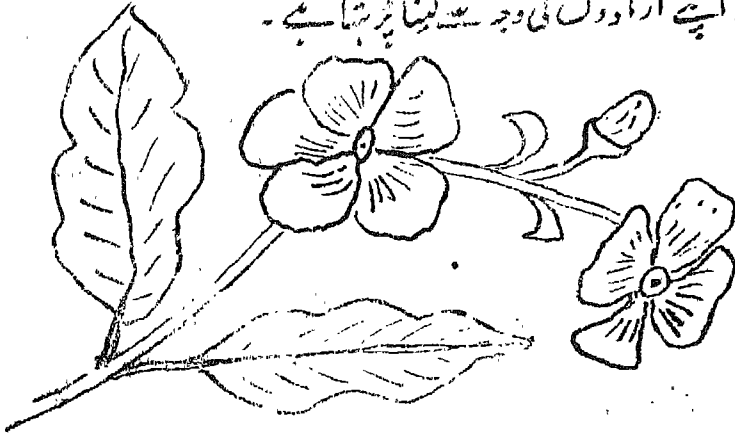
گرد ہر دم کی چھوٹ گئی جب اگنی لگن نہ رہا ہے۔ جہاں نت نماز او گیان غسل پرتیت پریم کی پوجا ہے
تہیں چاپ تاپ نہیں اور آپ ہیں پرگھٹ ہو جا ہے۔ رام سہائے دیا شکور سے پریم سے پہلی پوجا ہے

مطلب مختصر

ہیں تو کا بھید جب جاتا رہا تو وہاں آپ اور کوئی دوسرا باقی نہ رہا۔ وہاں پر ہر وقت نماز اور غسل بوجہ عشق حقیقی کے آپ ہی آپ ہوتے رہتے ہیں۔ پاپ اور تاپ اور ظاہر و باطن یکساں ہو گئے۔ اے رام سہائے مرشد کامل کی مہربانی سے عشق حقیقی کے ہونا ہی سب سے پہلی نماز و پوجا ہے۔

ل

لبالب جام ہو اتب کیوں نہیں ہوے چھلک چھلک۔ کہیں ہاں چاند تا چار طرف محبوب کا جلوہ چھلک چھلک
افلاک عشق سے گھوم رہا اور طبق زمین ہو تہلکے تہلکے۔ دل ڈوب گئے رام سہائے دیکھتے رہا چھیڑ رہی ہلک ہلک۔

مطلب خیز ترجمہ

جب پیالہ بھرا ہوا اٹھایا گیا تو ضرور چھلکے گا۔ جب چاند نکلا تو چو طرف چاندنا
ضرور ہوگا جب آسمان کو گردش ہوگی زمین ضرور ہلیگی۔ دل میں اے رام سہائے
غور کرکے دیکھ رہا کہ جب سچ آئی ہلک ہلک آواز آنا شروع ہوئی۔

ھم

ست ناق فقیروں کا اسلام کفر سے نیارا ہے ۔ وہاں ہوش کے ہوش حواس خطا اور عقل نے گیان کا ہے
چترائی چوپٹ اور گیان گپت گیان کھڑک ہو دبارا۔ اے رام سہانے دل سروان نے مذہب کا مذہب بنا لیے

مطلب خیز تر

ہر جگہ اس ذات پاک کو دیکھنا یہ فقیروں کا شیوا ہے اور اسلام کفر سے جدا ہے
اور ذات کا گیان عقل اور ہوش کے آگے ہے جہاں پر کسی کی عقلمندی چل
نہیں سکتی اور گیان کیا ہے شش چو دہار سے کے ہے ۔ اے رام سہانے
ولے انسان نے ایک مذہب سے دوسرے مذہب نکالے ہیں ۔

ن

نور زمین اور آسمان وہی نور نور اور پانی ہے۔ رو لی چندر سجھتر نور نور رہا نور فشانی ہے
جیو نور اور شیو نور نج نور جوت نربانی ہے۔ تم رام سہائے بچار کرو سب میں نور سو نہانی

مطلب خیز ترجمہ

نور سے زمین آسمان اور ہوا پانی اور آگ تمام چیزیں پیدا ہوئیں۔ اور چندرمان (قمر) سورج (آفتاب) اور نکشتر (ستارہ) یہ تمام نور سے ظاہر ہوئے اور جتنی بھی چیزیں نظر آتی ہیں ان تمام کی پیدائش نور سے ہے۔ اور انسان بھی اسی نور کا پتلا ہے اے رام سہائے تو غور کرکے دیکھیگا تو یہ معلوم ہوگا۔ جیسی تیری حالت ہے ویسے ہی تمام کی ہے۔

و

وہی وہی سب ہی وہی جو آر پار ہر پور رہا ۔ سرمد اور شمس تبریز سدا اس نور میں چکنا چور ہوا
بہو رام سہائے سب تو نکو یہ لقدنشہ منظور ہوا ۔ تو رام سہائے بچار دیکھ وہی سر یار سرور رہا

مطلب خیر تم

ہر جگہ اسی ایک ذات پاک کا ظہور ہے۔ سرمد اور شمس تبریز ہمیشہ اپنے کو اس نور میں فنا فی اللہ کرتے ہیں۔ اور تمام سنتوں کو یہی راستہ اچھا معلوم ہوا اور اسی کو اختیار کئے۔ اے رام سہائے تو غور کر کے دیکھ تیرے سر میں بھی اسی نور کا سرور ہے۔

۷

ہر جا ادہر ایکطرف ہر ایک ہیں ہے جی پیارا ہے ۔ وہاں دال دوئی کا دخل نہیں سب ایکہی ایک بنایا ہے
تہا ور جنگم جیو جنت سب بہانت بہانت گلزار آئے ۔ تو رام سہائے بچار دیکہہ ہر حال ہیں لال دکہایا ہے

مطلب خیز ترجمہ

ہر جگہ اور چوطرف اسی نور کا پیارا ہے وہاں پر کسی قسم کا راگ و ویش دودی کا پیدا کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور سب ایک ہی بنائے گئے ہیں اور اسی طرح کئی قسم کی مخلوق دنیا میں موجود ہے جیسے برہمن شیخ جنگم سنیاسی، چرند، پرند وغیرہ وغیرہ اسی طرح اللہ نے اپنی قدرت سے سب کو پیدا کیا ہے۔ اے رام سہائے غور کر کے دیکہہ جیسی تیری جان ہے ویسی ہی سب کی ہے۔

لام الف میں الف لا اور لام الف میں لین ہوا۔ تب کون دوسرا حرف کہے جنید و شبلی دستگاری
ہے آ و سائیں روپ وہی جو تازہ تبارہ نت نیا۔ سو سوجھے رام سہائے کو بھی جب رام روپ کی ہو دے دیا

مطلب مختصر ترجمہ

جب لام اور الف یہ ایک جو علیحدہ علیحدہ طور پر دو حرف تھے اور جب یہ
دونوں مل کر ایک ہوئے تب کون دو حرف ہیں کہہ سکتا ہے بلکہ ایک حرف
ہی کہے گا۔ جیسے دریا سے ایک قطرہ علیحدہ کیا گیا بوجہ علیحدہ ہونے کے قطرہ
کہلاتا تھا جب اس کو دریا میں ڈالا گیا دریا کہلانے لگا۔ اسی طرح بندہ
رہنے کو جب ذات سے جدا سمجھا بندہ رہا اور جب مرشد کامل کی مہربانی سے
ذات میں ملا اسی کا ہی روپ ہو گیا۔ یعنے جب فنا فی اللہ ہوا بفضل خدا
(رام) روزانہ نئی نئی باتیں سوجھنے لگیں۔

خاتمہ

دین و دنیا پیر روشن ضمیر جن سا سچا عاشق پڑھایا ہو ۔ سچ بیان کے مواہر نال یوں خوشبو ملکی پا کا
ہیں کتنی بار ہو سا گر کے ستے میں غوطے کھایا ہے ۔ مرشد کی مہر سے اسم اعظم کا بھید پایا ہے

سلطنت سرمد

میں اپنے مرشد کامل کا نہایت ہی ادب سے قدم بوس ہو کر عرض کرتا ہوں ۔
جنہوں نے مجھ سے حقیقی واقعات کا انکشاف کیا ہے اور مجھے ہر حرف
سمجھ کر کسی حد تک میں سمجھایا ہے ۔ میں نے کئی مرتبہ اس دنیوی جال میں
گرفتار ہو کر غوطہ کھایا ہے ۔ اور مرشد کی مہربانی سے اسکے علم ہو جانے سے
میں اچھے راستے کو پایا ہے ۔

صحت نامہ
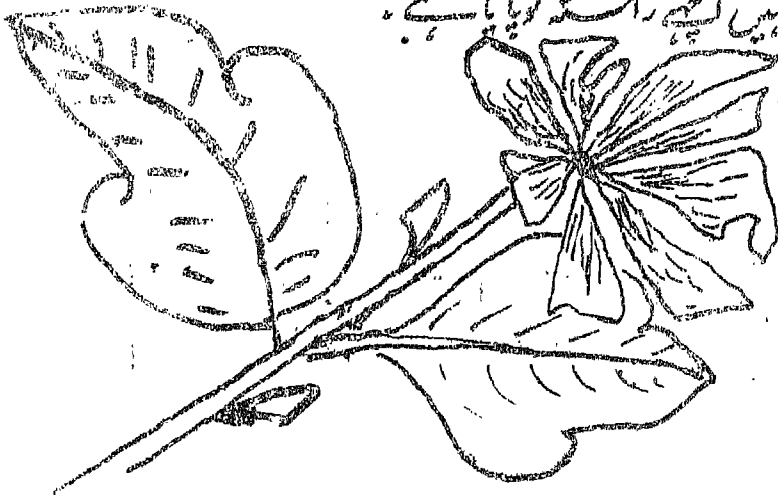
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۲	اچھی	اچھے	۲۶	۵	کرنے	کرنے والے کو
۱	۱۳	سینہ زوری	سینہ زورے	۲۶	۶	اس	ان
۳	۸	گن	گگن	۲۷	۱	وجا	دوجا
۴	۱۴	کر رہا ہے	کر رہی ہے	۲۷	۴	کے	کا
۵	۸	اننّد	آننّد	۲۸	۱	ہوسے	ہو دسے
۵	۱۵	اس	ان	۲۹	۳	شبوا	ششیوہ
۱۴	۱	کھر	گھر	۳۰	۴	ستارہ	ستارے
۱۴	۸	بیچارہ	بیچارہ	۳۱	۱	ہرپچھہ	بہر پچھہ
۱۶	۲	دوملہ	دوبیلہ	۳۳	۵	کر	کیا
۱۷	۲	اس	ان	۳۴	۷	ذکرنا	ذکر کرنا
۲۳	۱	گگل	گگی	۳۵	۴	غوطہ	غوطے
۲۵	۵	رہا	رہا ہوا				